سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

سیوا کور

بنام

ریاست پنجاب

7 نومبر 1996

[ڈاکٹر اے۔ایس۔آننداور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 302/34 اور 201/34۔قتل۔اپیل کنندہ بیوی نے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر اپنے شوہر، ایک فوجی اہلکار کو قتل کیا۔اس نے اپنے رشتہ داروں اور ساتھی گاؤں والوں کو بتایا کہ اس کا شوہر اپنے یونٹ میں واپس چلا گیا ہے۔بعد میں، جب فوج نے متوفی کی ماں کی طرف سے ایف آئی آر درج کرایا گیا تو دونوں ملزمین نے ماورائے عدالت اعتراف کیا۔اور پولیس کو اس جگہ کا بھی انکشاف کیا جہاں انہوں نے لاش کو جلدی سے پہنچایا تھا- دونوں ملزمین پر دفعہ 302 اور دفعہ 201 آئی پی سی۔ٹرائل کورٹ کے تحت مقدمہ چلایا گیا تھا، اپیل کنندہ اور متوفی کے بیٹے کے ذریعہ دیئے گئے عینی شاہدین کے بیان، ملزم کے ذریعہ دیئے گئے ماورائے عدالت اعتراف، طبی ثبوت اور دیگر حالات جیسے متوفی کو آخری بار اپیل کنندہ کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ اپیل کنندہ اور شریک ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 201 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا اور اس کے مطابق سزا سنائی گئی- ہائی کورٹ نے سزا اور سزا کو برقرار رکھا-کہا، اپیل کنندہ اور اس کے شریک ملزمین پر خاص طور پر متوفی کے قتل کا مشترکہ ارادہ رکھنے کا الزام عائد کیا گیا تھا، حالانکہ ان میں سے ہر ایک پر دفعہ 302 اور 201 کے تحت بنیادی جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا- طے شدہ حقائق اور حالات میں، یہ مناسب ہوگا کہ اپیل کنندہ کو دفعہ 302/34 اور 201/34 کے تحت جرائم کے لئے مجرم ٹھہرایا جائے اور ٹرائل کورٹ کے ذریعہ دی گئی سزا کو برقرار رکھا جائے اور ہائی کورٹ نے برقرار رکھا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 1144 آف 1995۔

1991 کے سی آر ایل اے نمبر 5-ڈی بی میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 20.1.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے جی بھگت، کاما! اپیل کنندہ کی طرف سے بیدا ور دیبا سیس مشرا۔

مدعا علیہ کی طرف سے سدھیر والیا اور آر ایس سوری۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعہ یہ اپیل ہائی کورٹ کے 20.1.1993 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے جس میں اپیل کنندہ اور اس کے شریک ملزم بخشیش سنگھ کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 201 کے تحت جرائم کے لئے 5.11.1990 کو ٹرائل کورٹ کے ذریعہ درج کی گئی سزا اور سزا کو برقرار رکھا گیا تھا۔

متوفی حوالدار گردیو سنگھ درخواست گزار کے شوہر تھے۔ وہ 4 جے اینڈ کے رائفلز میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اپیل کنندہ بخشش سنگھ کا شریک ملزم گاؤں میں اپیل گزار کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اس نے اپیل کنندہ سیوا کور کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کیے۔ متوفی کی پی ڈبلیو 8 ماں سورن کور کے مطابق، سال 1986 میں درخواست گزار بخشیش سنگھ کے ساتھ بھاگ گیا تھا اور تقریبا ڈیڑھ مہینے تک گاؤں سے باہر رہا تھا۔ پولیس کو معاملے کی اطلاع ملنے پر تھانہ ہریانہ کے ایس ایچ او نے دونوں کو گرفتار کر لیا اور اپیل کنندہ کو اس یقین دہانی پر گاؤں کی پنچایت کے حوالے کر دیا گیا کہ وہ بہتر برتاؤ کرے گی۔ گرودیو سنگھ کا انتقال اپریل ۱۹۸۹ میں سالانہ چھٹی پر گاؤں آیا تھا۔ 15.4.1989 کو گردیو سنگھ جٹان دا کوٹھہ میں اپنے دوست دیال سنگھ کے پاس گیا تھا اور کھانا اور شراب پینے کے بعد رات تقریبا 9.00 بجے واپس آیا تھا۔ اپنے گھر واپس پہنچ کر اس نے اپنی بیوی سیوا کور کی سرزنش کی، جو یہاں درخواست گزار ہے کہ اس کے شریک ملزم بخشیش سنگھ کے ساتھ ناجائز

تعلقات تھے۔ جھگڑا شروع ہوا اور یہ الزام لگایا گیا کہ جب درخواست گزار نے متوفی کو اپنی گرفت میں لیا تو اس کمرے میں آنے والے اس کے شریک ملزم بخشیش سنگھ نے اسے اندر سے بند کر دیا اور متوفی کے سر پر ڈنڈا وار کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا۔ درخواست گزار اور متوفی کے پی ڈبلیو 9 بیٹے رنجیت سنگھ رانا نے اپنے والد پر حملہ ہوتے دیکھا اور شور مچایا۔ انہیں شریک ملزم بخشیش سنگھ نے دھمکی دی تھی اور ڈانگ وار بھی دیا تھا جس سے ان کی ناک پر پی ڈبلیو 9 لگا تھا۔ پی ڈبلیو 9 کو دوسرے کمرے میں تفصیل سے بیان کیا گیا تھا۔ اپیل گزار اور بخشیش سنگھ نے گردیو سنگھ کو مرنے والا دیکھ کر لاش کو ایک بوری میں ڈال دیا اور اسے سائیکل پر گاؤں کے تالاب کی طرف نکالا۔ پی ڈبلیو 9 نے اپیل کنندہ اور بخشش سنگھ کو اس کمرے کی کھڑکی سے لاش نکالتے ہوئے دیکھا جہاں اسے حراست میں لیا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اپیل کنندہ اپنے ساتھ ایک کاسی بھی لے کر جا رہا تھا۔ درخواست گزار اور اس کے شریک ملزم دونوں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد گھر واپس آئے اور اپیل گزار کے شریک ملزم نے دیوار سے خون کے دھبے دھوئے اور خون کے نشانات کو ہٹانے کے لئے فرش کی صفائی بھی کی۔ جہاں دیواریں سفید دھوئی گئی تھیں، وہیں فرش پر پلاسٹر لگانے کے لیے گائے کے گوبر کو پانی میں ملا کر استعمال کیا گیا تھا۔ رنجیت سنگھ پی ڈبلیو 9 کو بخشیش سنگھ نے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی اگر اس نے جو کچھ دیکھا تھا اس کے بارے میں کسی کو کوئی انکشاف کیا تھا۔ اگلے دن متوفی گردیو سنگھ کا دوست دیال سنگھ گردیو سنگھ کے گھر آیا اور اپیل گزار سے پوچھ گچھ پر بتایا گیا کہ متوفی اسے پیٹنے کے بعد گاؤں میں اپنے گھر گیا تھا۔ بعد میں بھی جب گاؤں کے کچھ لوگوں اور دیگر لوگوں نے گردیو سنگھ کے بارے میں پوچھ گچھ کی، تو اپیل گزار نے انہیں بتایا کہ اسے مارنے کے بعد، وہ اپنے یونٹ میں واپس آ گیا ہے۔ معاملہ اس طرح رک گیا۔ چونکہ گردیو سنگھ ڈیوٹی پر واپس نہیں آیا تھا، اس لیے اس کے یونٹ نے اس کے ٹھکانے کے بارے میں خط لکھ کر پوچھ تاچھ کی۔ اسے فرار قرار دے دیا گیا اور اس کی تلاش شروع کر دی گئی۔ یہ اس وقت تھا جب گردیو سنگھ کے ٹھکانے کے بارے میں شک پیدا ہوا تھا جسے آخری بار اپیل کنندہ کے ساتھ 15.4.1989 کو زندہ دیکھا گیا تھا۔ متوفی کی ماں سورن کور نے ہوشیار پور کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو اپنے بیٹے کی تلاش میں مقامی پولیس سے کوئی مدد نہ ملنے پر تحریری رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی گمشدگی پر درخواست گزار، ان کے دوست بخشیش سنگھ اور بخشیش سنگھ کی والدہ پارو کے ملوث ہونے کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔ اس تحریری رپورٹ کی بنیاد پر ہی ایف آئی آر درج کی گئی اور تحقیقات کو ہاتھ میں لیا گیا۔ شک کی سوئی نے اپیل کنندہ بخشش سنگھ کی طرف اشارہ کیا۔ ان سے بار بار پوچھ گچھ کی گئی۔ اس کے بعد درخواست گزار اور بخشیش سنگھ دونوں پی وی وی 10 کے جگجیت سنگھ کے پاس گئے اور گردیو سنگھ کے قتل کے بارے میں ان کے سامنے ماورائے

عدالت اعتراف کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ پولیس کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات کے پیش نظر انہیں پولیس کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ پی ڈبلیو 10 نے انہیں بعد میں اس کے پاس آنے کے لئے کہا۔ آخر کار پی ڈبلیو 10 درخواست گزار اور بخشیش سنگھ دونوں کو پولیس اسٹیشن لے گیا لیکن راستے میں آکٹروئی پوسٹ کے قریب جب وہ پولیس عہدیداروں سے ملا تو اس نے 2.11.1989 کو دونوں ملزمین کو ان کے حوالے کر دیا۔ درخواست گزار اور بخشیش سنگھ کو پولیس نے حراست میں لینے کے بعد ان سے دوبارہ پوچھ تاچھ کی گئی۔ ان میں سے ہر ایک نے ایک انکشافی بیان (سابقہ پی 22 اور سابق پی 23) دیا تاکہ وہ اس جگہ کی نشاندہی کر سکیں جہاں گردیو سنگھ کی لاش کو ان کے ذریعہ دفن کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ملزم پولیس پارٹی کو چو (ندی) کی طرف لے گیا اور اس جگہ کی نشاندہی کی جہاں گردیو سنگھ کی لاش کو دفن کیا گیا تھا۔ زمین ہٹانے کے بعد اس جگہ سے گردیو سنگھ کی مردہ لاش سڑی ہوئی حالت میں برآمد ہوئی۔ تفتیشی رپورٹ تیار ہونے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا گیا۔ ڈاکٹر جگدیش گارگی، پروفیسر اور شعبہ فرانزک میڈیسن کے سربراہ، ڈاکٹر جگدیش گرگی نے لاش کو جانچ کے لیے بھیجا تھا۔ لاش کی شناخت گردیو سنگھ کی ہوئی اور تحقیقات مکمل ہونے پر اپیل کنندہ اور بخشیش سنگھ دونوں کو ٹریل کے لئے بھیجا گیا اور مجرم قرار دے کر سزا سنائی گئی، جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے۔

ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ دونوں نے واحد عینی شاہد پی ڈبلیو 9 رنجیت سنگھ رانا کے ثبوتوں پر غور کیا۔ دونوں عدالتوں نے ان کے بیان کا تنقیدی تجزیہ کیا اور ان کی گواہی کو مستقل، ٹھوس اور قابل اعتماد پایا۔ مندرجہ ذیل عدالتوں نے سورن کور، پی ڈبلیو 8 کے ثبوتوں اور درخواست گزار اور بخشیش سنگھ کے ذریعہ جگجیت سنگھ، پی ڈبلیو 10 کے سامنے دیئے گئے ماورائے عدالت اعتراف کے علاوہ ڈاکٹر دیوندر سنگھ، ڈاکٹر جگدیش گارگی اور ڈاکٹر سلکشنا ککڑ کے ذریعہ پیش کردہ طبی ثبوتوں پر بھی غور کیا۔ رنجیت سنگھ رانا، پی ڈبلیو 9، جسے بخشیش سنگھ نے اپنے والد پر حملہ ہوتے دیکھ کر شور مچایا تھا، کا بھی طبی معائنہ کیا گیا تھا اور ناک پر لگی چوٹ نے ان کی گواہی کی تصدیق کی تھی۔ اس ثبوت اور دیگر حالات کی بنیاد پر جیسے متوفی کو درخواست گزار کے ساتھ آخری بار زندہ دیکھا گیا تھا اور اپیل کنندہ کی جانب سے گاؤں والوں کو دی گئی جھوٹی جانکاری کہ متوفی اپنے یونٹ میں واپس چلا گیا ہے، دونوں عدالتوں نے اپیل کنندہ اور اس کے شریک ملزم بخشیش سنگھ کے خلاف مقدمہ کو معقول شک سے بالاتر پایا اور نتیجتاً اپیل کنندہ اور اس کے شریک ملزم کو قصوروار ٹھہرایا اور سزا سنائی۔

درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ واحد چشم دید گواہ رنجیت سنگھ رانا کے بیان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس نے اعتراف کیا تھا کہ ایک موقع پر اپنی ماں کو اپنے شریک ملزم بخشش سنگھ کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرتے ہوئے دیکھ کر وہ غصے میں آ گیا تھا اور اپیل کنندہ اور بخشش سنگھ سے بدلہ لینا چاہتا تھا اور اس لئے وہ انہیں غلط طور پر پھنسا سکتا تھا۔ ہمیں اس اطاعت میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ حقیقت یہ ہے کہ پی ڈبلیو 9 کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک سچے گواہ کی طرف سے براہ راست پیش کردہ بیان ہے۔ وہ بیان جس کی بنیاد پر ماہر وکیل چاہتے ہیں کہ ہم پی ڈبلیو 9 سے انکار کریں، درحقیقت اس کی گواہی کو تقویت دیتا ہے کیونکہ یہ کسی بھی بیٹے کا فطری اور عام ردعمل ہوگا جو اپنی ماں کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور شخص کے ساتھ سمجھوتے کی حالت میں پاتا ہے۔ طویل جرح کے باوجود، ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جس سے کسی بھی طرح سے ان کی معتبریت کے بارے میں شک پیدا ہو۔ انہوں نے جرح کے امتحان میں اچھی طرح سے کامیابی حاصل کی ہے۔ درخواست گزار اور اس کے شریک ملزمین کی جانب سے چوئی کے قریب سے ان کی نشاندہی پر دیے گئے انکشافی بیانات پر لاش کی برآمدگی سے ان کے شواہد کو کافی تصدیق ملی ہے۔ پی ڈبلیو 10 جگجیت سنگھ اور پی ڈبلیو 8 سورن کور کے بیان نے ان کی گواہی کی مزید تصدیق کی ہے اور ہمیں ایسی کوئی بات نہیں بتائی گئی ہے جس سے ان کے ثبوت ناقابل اعتبار ہوں۔ اس کے علاوہ، ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ اپنے شوہر کے ٹھکانے کے بارے میں گاؤں والوں اور رشتہ داروں کو یہ کہہ کر جھوٹی جانکاری دیتی رہی کہ وہ اپنے یونٹ میں واپس آ گیا ہے اور یہ کوشش بظاہر سچے حقائق کو چھپانے کے لئے تھی۔ ریکارڈ پر موجود طبی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹروں کی جانب سے انتہائی سڑی ہوئی لاش کے معائنے سے تقریباً سات ماہ قبل متوفی کے سر پر چوٹیں آئی تھیں اور یہ ثبوت پی ڈبلیو 9 کی گواہی کو بھی تقویت دیتا ہے۔ دائیں عارضی ہڈی اور پیریٹل ہڈی کے فریکچر کی وجہ سے متوفی کی فوری موت ہو سکتی تھی اور پی ڈبلیو 9 کا بیان یہ تھا کہ اس کے والد فوری طور پر فوت ہو گئے تھے اور اپیل کنندہ اس کی اپنی ماں اور اس کے ساتھی بخشش سنگھ لاش کو ایک بوری میں ڈال کر سائیکل پر گاؤں کے تالاب کی طرف لے گئے تھے۔ ان کی نشاندہی پر لاش کی برآمدگی سے تصدیق ملی ہے۔ ریکارڈ پر موجود تمام مواد اور واقعاتی شواہد پر غور و خوض کرنے کے بعد، ہم مطمئن ہیں کہ استغاثہ نے درخواست گزار اور اس کے دوست بخشش سنگھ (اس کی طرف سے کوئی ایس ایل پی دائر نہیں کی گئی ہے) کے خلاف ایک معقول شک سے بالاتر کیس قائم کیا ہے۔ ہمیں اپیل کنندہ کے جرم کے بارے میں ٹرائل کورٹ اور ہائی کورٹ کے ذریعہ اختیار کردہ نقطہ نظر سے مختلف نقطہ نظر اپنانے کے لئے قائل نہیں کیا جاتا ہے۔

فرد جرم کا مطالعہ کرنے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ اور اس کے شریک ملزمین پر خاص طور پر گردیو سنگھ کے قتل کا مشترکہ ارادہ رکھنے کا الزام لگایا گیا تھا، حالانکہ ان میں سے ہر ایک پر آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 201 کے تحت سنگین جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ معاملے کے قائم شدہ حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے، ہمارے لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302/34 کے ساتھ ساتھ آئی پی سی کی دفعہ 201 / 34 کے تحت جرم کے لئے مجرم ٹھہرایا جائے اور اس سزا کو برقرار رکھا جائے، جیسا کہ ٹرائل کورٹ نے عائد کیا تھا اور ہائی کورٹ نے دونوں الزامات پر برقرار رکھا تھا۔ ہم مطمئن ہیں کہ آئی پی سی کی دفعہ 34 کی مدد سے اپیل کنندہ کے ساتھ کوئی تعصب پیدا نہیں کیا جا سکتا ہے۔

نتیجتاً یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document